روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 4 مئی 2010ء 19 جمادی الاول 1431 ہجری 4 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 97

فتوحات عمرؓ

13ھ میں جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ عراق میں اسلامی فوجیں برسر پیکار تھیں۔ ان فتوحات کی تکمیل ان کے عہد میں ہوئی۔ اس زمانے میں ایران سے بھی جنگ شروع ہو چکی تھی۔ آپ خود اس کی قیادت کرنے کے لئے مدینہ سے روانہ بھی ہو گئے مگر بعض صحابہ کے مشورے پر واپس تشریف لائے۔ تاہم اپنی ذاتی نگرانی میں عراق، ایران، شام کی مہمات مکمل کروائیں۔ ان کے دس سالہ دور خلافت میں عراق وشام اور ایران ومصر میں اسلامی جھنڈا لہرانے لگا۔ آرمینیا، آذربائی جان اور الجزیرہ بھی اسی دور میں فتح ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 4 ص 71)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی روداد، خدا تعالیٰ کے فضلوں اور ہر جگہ تائید ونصرت کے نظارے

دنیا میں دین کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم پھیلانے کا بہترین وقت یہی ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرامز سے دنیا پر اچھا اور نیک اثر پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو جزا دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / اپریل 2010ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 / اپریل 2010ء کو بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ چند ہفتے جیسا کہ آپ جانتے ہیں میں یورپ کے بعض ممالک کے سفر پر رہا ہوں، ان ممالک کے دورہ کا باقاعدہ طور پر پہلے پروگرام ترتیب نہیں دیا گیا تھا بہر حال کسی معین اور منظور شدہ پروگرام کے بغیر فرانس، سپین، اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کا دورہ کرنے کا موقع ملا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سفر میں بڑی برکت عطا فرمائی اور یہ سفر ان متعلقہ جماعتوں کے افراد اور میرے لئے بھی ازدیاد ایمان کا باعث بنا اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی حکمتوں کا مزید ادراک پیدا ہوا۔

حضور انور نے یورپ کے مندرجہ بالا ممالک کے سفر کی روداد، وہاں کے حالات واحوال اور جماعت احمدیہ کی مساعی اور ترقیات کا بڑی تفصیل کے ساتھ تذکرہ فرمایا۔ اس سفر میں پہلا قیام فرانس کا تھا۔ حضور انور نے فرانس کے زیر اثر علاقوں میں دعوت الی اللہ اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی بیعتوں اور پھر ان نومبائعین کا خلافت اور جماعت کے ساتھ گہرے اخلاص ووفا کے تعلق کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ چیز صرف فرانس میں ہی نہیں بلکہ باقی بھی جن ملکوں کا میں نے دورہ کیا ہے ان ممالک کے نومبائعین کی طرف سے بھی ایسا ہی نمونہ دیکھنے کو ملا۔ فرمایا کہ ایم ٹی اے 3 العربیہ کے پروگرامز کے ذریعہ عرب دنیا پر ایک اچھا اور نیک اثر پڑ رہا ہے اور اس کے ذریعہ ایک بڑے پیمانے پر دعوت الی اللہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزا دے اور ان کے ایمان وایقان اور اخلاص میں اضافہ کرے جو حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے میں دن رات مصروف ہیں، اسی طرح ایم ٹی اے کے دوسرے چینلز کے تمام کارکنان کو بھی اللہ تعالیٰ جزا دے جو غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ فرانس میں دو دن کے قیام کے بعد سپین کیلئے روانگی ہوئی، سپین میں جلسہ کی وجہ سے اردگرد کے بعض ممالک کے احباب بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ سپین کے قریبی ممالک پرتگال اور مراکش کی جماعتوں کیلئے بھی حضور انور نے اپنی نیک تمناؤں اور جذبات کا اظہار فرمایا۔ ویلنسیا میں بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں پیش آمدہ رکاوٹوں کے دور ہونے اور اس کے مکمل ہونے کے بارے میں احباب کو دعا کیلئے فرمایا اسی طرح پیدرو آباد میں جماعتی ضروریات کے تحت بعض تعمیراتی منصوبے جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب دنیا میں دین حق کے خلاف جگہ جگہ محاذ ہے تو یہی وقت ہے دعوت الی اللہ کا بھی، لوگوں کی اس طرف توجہ ہے، نیک لوگ جب مخالفت کی باتیں سنتے ہیں تو حقیقت بھی جاننا چاہتے ہیں۔ سپین میں دس بارہ دن بڑی مصروفیت کے گزرے۔ بہر حال یہاں سے تین دن کے سفر کے بعد ہم اٹلی پہنچے، یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہر جگہ مشاہدہ کیا۔ احمدیت کے حوالے سے حضور انور نے اٹلی کی تاریخ بیان کی، ابتدائی مربیان کی قربانیاں اور خدمات کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہاں بیت الذکر بنانے کیلئے کوشش ہو رہی ہے۔ اٹلی میں ایک ریسیپشن کا بھی اہتمام ہوا جس میں ملک کی بڑی سیاسی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ ان سب نے جماعت کے بارے میں بڑا اچھا اظہار خیال کیا، جماعت کی خدمات اور تعلیم کو سراہا۔ آخر میں میں نے بھی قرآن کریم کے حوالے سے دین حق کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کے متعلق بیان کیا۔ فرمایا کہ اٹلی کے بعض تاریخی شہر بھی دیکھنے کا موقع ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اٹلی میں چار پانچ دن قیام کے بعد سوئٹزرلینڈ روانہ ہوئے۔ راستہ میں ٹورین شہر میں کفن مسیحؑ کی نمائش جاری تھی جسے دیکھنے کا موقع ملا۔ نمائش کے ڈائریکٹر صاحب نے نہایت عمدہ انداز میں استقبال کیا اور نمائش کے مختلف حصے دکھائے۔ بعد ازاں ایک مستشرق کے ساتھ واقعہ صلیب کے حالات وواقعات پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ حضور انور نے اس مستشرق کو جماعت احمدیہ میں مرہم عیسیٰؑ پر ہونے والی تحقیق اور حضرت مسیح موعود کی تصنیف ”مسیح ہندوستان میں“ کا بھی تذکرہ فرمایا۔ فرمایا کہ بہر حال یہ بھی اللہ کا فضل ہوا کہ اس نے میرے سفر اور اس نمائش کو ملا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سفر ہمارے لئے جہاں معلوماتی تھا وہاں جماعت اور دین حق کے تعارف اور پیغام کا باعث بھی بن گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ بیعتیں بھی ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اپنے مسیح موعود کی تائید میں اور آپ سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ہیں اور ہمارے ایمانوں کو بھی تقویت بخشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیشہ ان فضلوں سے ہمیں نوازتا رہے۔ آمین

احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”عورت ہی ہے جس کی گود میں آئندہ نسلیں پروان چڑھتی ہیں اور عورت ہی ہے جو قوموں کے بنانے یا بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے جس طرح کھول کر عورتوں کے حقوق وفرائض کے بارے میں فرمایا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں جس طرح تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے مطابق تربیت دینے کی طرف توجہ دلائی ہے، اگر عورتیں اس ذمہ داری کو سمجھ لیں تو احمدیت کے اندر بھی ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا اور پھر اس کا اثر آپ کے گھروں تک ہی محدود نہیں رہے گا، جماعت کے اندر تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اثر گھروں سے باہر بھی ظاہر ہوگا۔ اس کا اثر جماعت کے دائرہ سے نکل کر معاشرہ پر بھی ظاہر ہوگا اور اس کا اثر گلی گلی اور شہر شہر اور ملک ملک ظاہر ہوگا۔ اور وہ انقلاب جو حضرت اقدس مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور (دین حق) کی جس خوبصورت تعلیم کا علم دے کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور (دین حق) کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے میں اور جلد از جلد تمام دنیا کو...... کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں ہم تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اپنے مقام کو سمجھ لے اور اپنے فرائض کو سمجھ لے اور اس کے مطابق اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے۔“

(از الفضل انٹرنیشنل 22 / جولائی 2005ء)

تمام احمدی گھرانوں میں عورتوں کو پوری توجہ کے ساتھ اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا چاہئے۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

خطبہ جمعہ

احمدیوں کو ہمیشہ صبر اور برداشت سے بغیر کسی خوف کے ان تکلیفوں کو برداشت کرتے چلے جانا چاہئے

پچھلی قومیں بھی ختم ہوگئی تھیں۔ بڑی بڑی طاقتور قومیں تھیں اور ان کی سرحدیں چھوٹی ہوتی رہیں۔ یہی تقدیر کسی وقت امریکہ کے ساتھ بھی دہرائی جائے گی

جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں

چلّی کے زلزلہ کی شدت اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے دنیا بھر میں تباہ کن زلازل اور ہولناک آفات کے ظاہر ہونے کی پیشگوئیوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/مارچ 2010ء بمطابق 5/امان 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کے افراد کی بھی وہی ذمہ داری ہوتی ہے جو ان کے قائم کرنے والے انبیاء کی۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف بلانا اور لوگوں کے گمراہ کُن خیالات اور تعلیمات، جو زمانے کے گزرنے کے ساتھ مزید بگڑتے چلے جاتے ہیں، کی نشاندہی کر کے انہیں سچائی کا راستہ دکھانا۔ اور مذاہب کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب بھی انبیاء اور ان کے ماننے والوں نے، جو عموماً شروع میں بہت قلیل تعداد میں ہوتے ہیں، یہ کام کیا تو ان کی بھرپور مخالفت ہوئی۔ اور زمانے کے فرعون اور ہامان اور ان کے ٹولے اپنا پورا زور لگاتے ہیں کہ کس طرح انبیاء اور ان کی جماعت کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ اور یہ سلوک مذاہب کے ساتھ ہوتا رہا ہے جب تک وہ اپنے حقیقی دین پر قائم رہے۔ پس جب کہ سنت اللہ یہی ہے تو ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی یہی سلوک دشمنانِ اسلام نے کرنا تھا۔ باوجود اس کے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے اور برگزیدہ تھے، آپ سے کوئی احسان نہیں ہوا۔ بلکہ ابتلاؤں، آزمائشوں، تکلیفوں اور جنگوں وغیرہ سے جس طرح آپ کو گزرنا پڑا اس کی مثال گزشتہ انبیاء میں نہیں ملتی۔ سب سے بڑھ کر ہے۔ لیکن آپؐ جو استقلال اور عظمت کے انتہائی مقام پر فائز تھے ان سب سے کامیاب گزرتے چلے گئے۔ اور یہی ایمان کی پختگی اور چٹانوں کی طرح مضبوط عزم اور ایمان اور ایقان میں ترقی آپؐ نے اپنے جاں نثار صحابہ میں پیدا فرما دی۔ اور کوئی تکلیف، کوئی زخم، تعداد میں کمی، ہتھیاروں کی کمی ان صحابہ کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکی۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ان ایمان والوں کا اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ آلِ عمران میں۔ دو آیتیں ہیں 173,174 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ...... (آل عمران: 173) کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

پھر فرماتا ہے ...... (آل عمران: 174) یعنی وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

ایمان کی اس مضبوطی اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کا نظارہ ہمیں جنگِ اُحد میں اس طرح نظر آتا ہے کہ جب مسلمانوں کے ایک دستے کی غلطی کی وجہ سے واضح طور پر جو جیتی ہوئی جنگ تھی اس کا پانسا پلٹا اور کفار نے دوبارہ مڑ کر حملہ کیا تو مسلمانوں کا بہت جانی نقصان ہوا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زخم آئے۔ آپ کا دانت بھی شہید ہوا۔ لیکن اس وقت آپ کے صحابہ اس طرح مضبوط دیوار بن کر کھڑے ہو گئے تھے کہ کوئی طاقت ان کو وہاں سے ہلا نہیں سکتی تھی۔ اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن کے ہر وار اور حملے کو ناکام و نامراد کر رہے تھے۔ جس کا ایک عجیب نظارہ مذاہب کی تاریخ میں نظر آتا ہے۔ بہرحال کفارِ مکہ گو دوسری دفعہ کے حملے میں بظاہر برتری حاصل کئے ہوئے لگتے تھے لیکن جنگی نقطۂ نظر سے یہ کوئی برتری نہیں تھی۔ جب کفار کا یہ لشکر جنگ سے واپس لوٹ رہا تھا تو بعض عرب قبائل نے ان پر طنز کیا کہ تم بڑے نعرے لگاتے ہو اور اپنے زُعم میں بدر کا بدلہ لے کر جا رہے ہو کہ جنگ جیت لی ہے۔ یہ کون سی جیت ہے؟ جس میں نہ کوئی مالِ غنیمت ہے اور نہ کوئی جنگی قیدی ہے اور دعویٰ کر رہے ہو کہ ہم نے مسلمانوں سے بدلہ لے لیا ہے۔ اس پر راستے میں ہی کفارِ مکہ نے سوچنا شروع کر دیا کہ یہیں راستے سے ہی واپس لوٹا جائے۔ اور مسلمان جو اس وقت زخموں سے چُور رہیں اور تھکے ہوئے ہوں گے، ان پر حملہ کر کے فتح کو مکمل کیا جائے۔ لیکن اس سوچ میں بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک کا خیال تھا کہ جتنی فتح ہوگئی وہ ٹھیک ہے کیونکہ اب مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں وہ مسلمان بھی شریک ہو جائیں گے جو اُحد میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور پھر مدینہ پر حملے کی وجہ سے اب تمام ہی جان توڑ کر لڑیں گے۔ ادھر آنحضرتؐ کو بھی کسی طرح کفار کے اس ارادے کا پتا چل گیا۔ تو آپؐ نے اگلے دن ہی صحابہ کو جمع کیا اور کفار کا پیچھا کرنے کے لئے لشکر کی تیاری کے لئے کہا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی شرط لگا دی کہ اس لشکر میں صرف وہی صحابہ شرکت کریں گے جو اُحد کی جنگ میں گئے تھے۔ اب ان کی حالت کا اندازہ لگائیں جو جنگ کی وجہ سے تھکے بھی ہوئے تھے اور اکثر ان میں سے زخمی حالت میں بھی تھے۔ چنانچہ 250 مسلمانوں کا یہ لشکر تشکیل دیا گیا جو مدینہ سے روانہ ہوا۔ یہ سب کے سب اس خوشی اور جوش سے نکلے تھے جیسے کوئی فاتح لشکر ہے جو دشمن کے تعاقب کے لئے نکلتا ہے۔ مدینہ سے 8 میل کے فاصلے پر آپ نے حمراء الاسد کے میدان میں ڈیرہ ڈالا۔ اور آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ 500 مختلف جگہ پر آگیں روشن کر دو۔ اور جب یہ روشن کی گئیں تو دور سے ہی دیکھنے والوں کو مرعوب کرتی تھیں۔ مسلمانوں کے اس لشکر کی کفار کو بھی کسی طرح اطلاع مل گئی اور ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے اسی میں بہتری سمجھی کہ واپس مکہ لوٹ جائیں۔ کفار کے واپس چلے جانے کی اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ بھی ایک دو دن

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ٹھہر کر مدینہ واپس لوٹ آئے اور فرمایا کہ کفار پر یہ رعب اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان زخمیوں کی تعریف فرما کر جو قربانیوں کی اعلیٰ ترین مثال قائم کئے ہوئے ہیں، ان تقویٰ شعاروں کو اجرِ عظیم کی خوشخبری دیتا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزاء الثانی صفحہ 274باب غزوہ رسول اللہ ﷺ حمراء الاسد مطبوعہ بیروت1996)(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام باب غزوہ حمراء الاسد صفحہ 546,547مطبوعہ بیروت 2001)

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اُحد سے لوٹتے وقت ابوسفیان نے یہ اعلان کیا تھا اور چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر دوبارہ ہماری پوری جنگ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا اور اعلان فرمایا کہ ٹھیک ہے، آ جانا۔ بہر حال 4ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیڑھ ہزار صحابہ کا لشکر تیار کیا اور لشکر لے کر اس میدان کی طرف نکلے۔ ادھر ابوسفیان نے بھی مکہ میں دو ہزار کا لشکر تیار کیا لیکن دل میں ڈرتا بھی تھا کہ یہ لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تھوڑا ہے۔ جاسوسی کا انتظام تو وہاں تھا۔ پتا لگ گیا تھا کہ کتنے مسلمان تیار ہو رہے ہیں۔ تو اس نے یہ چال چلی کہ ایک شخص کو مدینہ روانہ کیا کہ مسلمانوں کو خوفزدہ کرو کہ کفار مکہ کا تو بہت بڑا لشکر تیار ہو کر آ رہا ہے اور تم لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمنوں کے یہ پروپیگنڈے مسلمانوں کو ایمان میں بڑھاتے ہیں۔ اور ان کا جواب یہ تھا اور ہوتا ہے۔ کہ (۔) کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کا یہ لشکر جو ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں تھا بدر کے میدان میں پہنچا۔ لیکن کفار کا لشکر مکہ سے کچھ دور باہر آ کر پھر واپس مڑ گیا۔ اور یہ بہانہ کر دیا کہ یہ قحط کا سال تھا اور ہماری تیاری نہیں ہوئی اور اگلے سال اچھی طرح تیاری کر کے ہم پھر نکلیں گے۔ پس کفار جو یہ چال چلنا چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو ڈرا کر اور بڑے لشکر کی خبر دے کر خوفزدہ کر کے جنگ کے لئے نکلنے سے روک دیں، ان کی یہ تدبیر بھی کامیاب نہیں ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی مومنین کی حالت کی گواہی قرآنِ کریم میں فرمائی کہ موت سے ڈرنے کی باتیں کفار کے لئے تو اہم ہو سکتی ہیں لیکن مسلمانوں کو تو یہ ایمان میں بڑھاتی ہیں۔ بہر حال مسلمان بدر کے میدان میں جا کر کچھ دن رُکے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزاء الثانی صفحہ279,280باب غزوہ رسول اللہ ﷺ بدر الموعد مطبوعہ بیروت1996)

(السیرۃ الحلبیۃ از علامہ ابو الفرج حلبی جلد 2صفحہ 373,375باب ذکر مغازیۃ غزوہ بدر الآخر مطبوعہ بیروت 2002)

اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مسلمانوں نے کفار سے تو کیا خوفزدہ ہونا تھا، اُلٹا کفار کا لشکر خوفزدہ ہو کر سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ پس یہ خدائی رُعب تھا جو کفار پر پڑا۔ اور یہ حَسْبُنَا اللّٰہُ (۔) (آل عمران:174) کا دل سے نکلا ہوا نعرہ ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ قوی تر کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ کوئی ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ صحابہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے کہ دشمن کا ایک ہونا اور مومنین کو یا صحابہ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کرنا کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

آج بھی یہی اعلان اور جواب ہے جو ایک حقیقی مومن کا ہونا چاہئے۔ آج مسیح موعود کی جماعت کے افراد کو بھی اسی طرح خوف دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن مومنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی گروہ، کسی ٹولے، کسی اسمبلی یا کسی تنظیم کے ڈرانے سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ ہمیشہ صبر اور استقامت دکھاتے ہوئے اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ماریں کھاتے ہیں، صبر کرتے ہیں۔ مالی نقصان اٹھاتے ہیں لیکن ایمان میں لغزش نہیں آنے دیتے۔ (۔) کئے جاتے ہیں کہ اس طرح ان کے عزیز، بیوی، بچے، ماں باپ، بہن بھائی خوفزدہ ہو کر دین چھوڑ دیں گے لیکن مومنین کے خلاف یہ سب منظم سازشیں انہیں مخالفین کے گروہ کے رعب میں نہیں آنے دیتیں بلکہ ان کا جواب ہمیشہ............ (آل عمران:174) ہوتا ہے۔ ہمیشہ ان کی نظر خدا تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ دشمن جب شور وفغاں میں بڑھتا ہے تو وہ یارِ نہاں میں اور زیادہ ڈوبنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس آج دنیا کے بعض ممالک میں احمدیت کی مخالفت ہے تو یہ احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔ یہ بات ہمیں پہلے سے زیادہ دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ (۔) مومن کے نزدیک ظاہری نقصان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اصل چیز ایمان کی دولت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر (۔) کی (۔) کے بعد ان کے بیوی بچوں، ماں باپ اور عزیزوں کی طرف سے مَیں ایمان میں مضبوطی اور پہلے سے بڑھ کر اخلاص و وفا کے اظہار کے خطوط وصول کرتا ہوں۔ یہی حال مخالفت کا آج کل ہندوستان کے بعض علاقوں میں ہے۔ تمام مولوی ٹولے جمع ہوگئے ہیں اور احمدیوں کو، نو مبائعین کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے دین سے پھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی حال بنگلہ دیش میں تھا اور اب بھی جب ان کو موقع ملتا ہے کہیں نہ کہیں ہو جاتا ہے۔ یہی حال عرب کے بعض ممالک میں ہے۔ شام ہو یا مصر ہو یا کوئی اور دوسرا علاقہ ہو جہاں احمدیوں کا پتا چلتا ہے، حکومتی ادارے انہیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی حال بلغاریہ میں احمدیوں سے کیا جا رہا ہے تا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ سرکاری مفتی پولیس کے ذریعہ دباؤ ڈلواتا ہے۔ یہی حال روس کی بعض مسلمان ریاستوں میں ہے۔ وہاں کا جو مرکزی مفتی ہے وہ حکومتی ایجنسیوں کے ذریعہ سے ہمارے (۔) اور افرادِ جماعت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض دنیا کے مختلف ممالک میں مسیح (موعود) کی جماعت کی مخالفت اس کی عالمگیریت ثابت کرتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ حسیب کو سمجھنے والے ہمیشہ، ہر جگہ یہی جواب دیتے ہیں کہ جتنی چاہے گروہ بندیاں کر کے مخالفتیں کرلو۔ ہمارا ہمیشہ یہ جواب ہے کہ...... (آل عمران: 174)............ پس احمدیوں کو ہمیشہ صبر اور برداشت سے بغیر کسی خوف کے ان تکلیفوں کو برداشت کرتے چلے جانا چاہئے۔ اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس بات کی اس طرح بھی وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ:

''اس آیت میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے۔ اور ہر ایک جذبہ نفسانی یا بلا جو دشمنوں کی طرح حملہ کرے اس کے مقابل ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر بھاگ نہ جانا، یہی شجاعت ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10صفحہ 359)

پس یہاں حضرت مسیح موعود نے اس آیت کا ایک اور مضمون کھولا ہے کہ ظاہری دشمنی کے علاوہ بھی ایک دشمنی ہے اور وہ دشمن ہے جو نفسانی جذبہ ہے۔ اور یہ بھی ایک بلا ہے جو دشمن کی طرح حملہ کرتی ہے۔ اس کے مقابل پر بھی ثابت قدم رہنا کہ یہی مومنانہ شان ہے۔ ظاہری دشمن کے مقابلے کی طاقت تو تب پیدا ہوگی جب نفسانی جذبے کے حملے کا مقابلہ کر سکو گے۔ ایمان میں ترقی اس وقت ہوتی ہے جب یہ خیال دل میں رہے کہ سب کچھ خدا کا ہے اور اس کی خاطر ہمارا اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اگر زمانے کی ہوا و ہوس سے مرعوب ہوگئے اور اس رَو میں بہہ گئے جس میں زمانہ چل رہا ہے تو مخالفین کے ٹولوں اور جان مال کے نقصان کی برداشت کی طاقت بھی نہیں رہے گی۔ پس نفسانی دشمن پر بھی قابو پانا اور اس کے سامنے ثابت قدمی دکھانا مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اور پھر یہی چیز جیسا کہ مَیں نے کہا، ظاہری دشمن کے مقابلے کے لئے بھی طاقت بخشے گی۔ اور ...... (آل عمران:174) کا نعرہ دل سے اٹھے گا اور عرش پر پہنچے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے حسیب ہونے کے وہ نظارے نظر آئیں گے جس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ ...... تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔ ...... آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں

گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں۔ مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چُپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دُکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دکھ دیتا ہے، یا تو وہ توبہ کر لیتا ہے، یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں''۔ (آج کل بھی بہت سارے لوگوں کے اسی طرح کے خطوط آتے ہیں)

پھر فرمایا کہ:

''صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے۔ اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 543,544)

آج کے لئے ''حسیب'' کے حوالہ سے مَیں نے گو مضمون منتخب نہیں کیا تھا لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ ایک تو یہی ہے جو بیان ہو گیا ہے جو مومنوں کی ایمانی حالت کی تصویر کشی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ثابت قدم اور صابر مومنین کے لئے مخالفین کی مخالفت انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتی ہے۔ اور انہیں حَسْبُنَا اللّٰهُ کا ادراک دلاتی ہے۔ دوسری آیت جو میں اب بیان کرنے لگا ہوں بلکہ یہ دو آیات ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعت کا کیا مقصد ہے؟ اس کے بارے میں بتاتی ہیں کہ جو پیغام نبی پر اترا ہے، اسے کھول کر دنیا تک پہنچا دو اور یہی تمہارا کام ہے۔ اس کا حساب لینا کہ مانتے ہیں کہ نہیں مانتے اور نہیں مانتے تو کیا سلوک کرنا ہے، یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ حساب لینے میں تیز ہے۔ یہ مضمون بھی سورۃ رعد کی ان آیات میں بیان ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے...... (الرعد: 42-41)۔ اور اگر ہم تمہیں ان انذاری باتوں میں سے کچھ دکھا دیں جو ہم اُن سے کرتے ہیں یا تجھے وفات دے دیں تو ہر صورت میں تیرا کام صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور حساب ہمارے ذمہ ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ یقیناً ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹائے چلے آ رہے ہیں۔ اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔ اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

پہلی آیت جو اکتالیسویں آیت ہے۔ اس میں اس سے پہلی آیت کے مضمون کو چلاتے ہوئے بات ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا سزا دینے کا اپنا طریق ہے۔ وہ مالک ہے۔ کب اور کس طرح مخالفین کو سزا دینی ہے۔ یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ اس کے علم میں ہے کہ کب سزا کی ضرورت پڑنی ہے اور کس کے لئے پڑنی ہے۔ ایک عمومی بات کہنے کے بعد ضروری نہیں کہ وہ ضرور ان سزاؤں کو فوری طور پر لاگو بھی کر دے گا۔ سزا جو کہ ایک نشان کے طور پر ہے اس کا مقصد اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ان میں سے کون سے ایسے ہیں جو نبی کی مخالفت سے باز آ جائیں گے اور اصلاح کر لیں گے اور سزا سے بچ جائیں گے۔ اور کون ہیں جن پر سزا کا کچھ حصہ پڑے گا تو وہ اصلاح کی طرف توجہ کریں گے۔ اور کتنے ایسے ہیں جو کسی صورت میں بھی باز آنے والے نہیں۔ وہ مخالفت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ شرارتوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان پر سزا وارد ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی! کچھ انذاری وعدے جو تیرے ذریعہ کئے گئے ہیں، بعض لوگوں کے عملوں کی وجہ سے تو فوری دکھا دیں گے۔ زندگی میں نظر آ جائیں گے۔ اور بعض ہو سکتا ہے کہ اے نبی! تیری وفات کے بعد پورے ہوں۔

بدر کی جنگ میں ہی دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ انہوں نے ایمان نہیں لانا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں جہاں نشان لگائے تھے کہ ابوجہل کی، عتبہ کی، شیبہ کی لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں۔ عین آپ کی پیشگوئی کے مطابق وہ وہیں قتل کئے گئے اور ان کی موت ٹل نہیں سکی۔ (بخاری کتاب المغازی باب دعا النبی ﷺ علی کفار قریش...... حدیث 3960) اور بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ایمان لے آنا تھا جیسے ابوسفیان ہیں، عکرمہ ہیں۔ یہ ایسے لوگ تھے کہ اسلام کے خلاف جنگوں میں شریک بھی ہوئے اور اس کے باوجود بچتے رہے۔ آخرکار ایمان لے آئے۔ اور پھر اسلام کی خاطر لڑے۔

پس فرمایا اصل کام نبی اور اس کی جماعت کا (-) کرنا ہے۔ کسی قوم کو سزا دینا اصل مقصود نہیں ہے۔ اصل مقصود ایک خدا کا عبادت گزار بنانا ہے۔ پس جو حد سے بڑھے ہوئے ہیں ان کے بارے میں بھی انذاری پیشگوئیاں پوری ہوں گی اور بعض کو چھوٹ بھی دی جائے گی۔ لیکن یہ اصولی بات ہے کہ جن عملوں پر انذار کیا گیا ہے وہ نبی کی زندگی میں موجود لوگ کریں یا بعد میں کریں۔ اگر اصلاح نہیں کرتے تو ان پر پکڑ ہو گی۔ اور کس طرح پکڑ ہو گی؟ یہاں ہو گی یا اگلے جہان میں ہو گی یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا چیز فائدہ مند ہے کس طرح کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ فوری پکڑ ضروری ہے یا چھوٹ دینا ضروری ہے؟ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔ اعتراض کرنے والے اگر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی، وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے پر جب خدا تعالیٰ حساب لے گا تو سب واضح ہو جائے گا۔ (۔) اور احمدی اس بات پر گواہ ہیں کہ بہت ساری پیشگوئیاں جو ہیں وہ پوری ہو رہی ہیں۔ اور ہر نیا دن حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ظاہر کرتے ہوئے طلوع ہوتا ہے۔

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفین اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ یہ بات پوری نہیں ہوئی اور وہ بات پوری نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان مخالفین کو نظر نہیں آتا کہ کس طرح ہم زمین کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر دن گواہ ہے کہ کس طرح اسلام آپ کے زمانے میں پھیلتا چلا جا رہا تھا اور مخالفین کے پاؤں سے زمین نکل رہی تھی۔ مختلف شہروں کے امیر غریب اسلام میں شامل ہو کر اپنے آپ کو محفوظ حصار میں لا رہے تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی مکہ بھی فتح ہو گیا اور عرب سے باہر بھی اسلام پھیل گیا اور پھر خلافتِ راشدہ میں اور بعد کے دور میں بھی اسلام پھیلتا چلا گیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا کہ اس قوم کے لوگوں کو سزا دینی ہے، وہاں سزا بھی دی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ یا تو لوگوں کے (۔) قبول کرنے سے (۔) مخالف طاقتوں کی زمین گھٹتی جائے گی یا اللہ عذاب اور آفات کے ذریعہ سے ان پر زمین تنگ کرتا ہے۔ ماضی میں بھی کرتا رہا ہے اور اب بھی کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو کوئی توڑنے والا نہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ساتھ ہے تو کون ہے جو اس کی ترقی میں روک بن سکے؟ پس...... (الرعد 42) یعنی اس کے فیصلے کو کوئی ٹالنے والا نہیں کہہ کر مومنوں کو یہ حوصلہ بھی دے دیا کہ اگر تم حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کے بنے رہو تو کوئی وجہ نہیں کہ دشمن سے خوفزدہ ہو۔ (-) کا کام تمہارے سپرد ہے وہ کرتے چلے جاؤ۔ اور آخر پر فرمایا کہ ...... (الرعد 42)۔ کہ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔ یعنی حساب لینے میں آتا ہے تو فوراً لے لیتا ہے۔ یہ نہیں کہ فوری طور پر سزا دے دیتا ہے۔ جب فیصلہ کر لیا کہ حساب لینا ہے تو فوری طور پر لیتا ہے۔ پھر دوسرے اور کاموں کی طرح نہیں، کسی انسان کی طرح نہیں کہ یہ کام کر لوں، اس کے ساتھ تدبیریں چل رہی ہوتی ہیں اور اس کے حکم کو کوئی روک نہیں سکتا۔

...... (الرعد: 42) کے مضمون کو ایک دوسری جگہ سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کہ...... (الانبیاء: 45) بلکہ ہم نے ان کو بھی اور ان کے آباء واجداد کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا ہے یہاں تک کہ عمر اُن پر دراز ہو گئی۔ پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں؟ تو کیا وہ پھر بھی غالب آ سکتے ہیں؟

پس اگر کسی قوم کی عمر لمبی ہو جائے یا ان کا طاقت کا عرصہ لمبا ہو جائے اور وہ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی یہ حالت اب دائمی رہنے والی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو لمبا عرصہ فائدہ پہنچایا ہے۔ بہت مال ومتاع ان کے پاس تھا اور ہے۔ دولتیں بھی اکٹھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو، اس طرف بھی نظر رکھو، اس طرف بھی دیکھو کہ پہلی قومیں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ وہ بڑی بڑی طاقتور قومیں تھیں اور ان کی سرحدیں چھوٹی ہوتی رہیں۔ اب ماضی قریب میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین قوموں کی حکومتیں جو تھیں، بہت پھیلی ہوئی تھیں۔ ہندوستان کی سرحدیں بھی کہاں سے کہاں تک مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں اور پھر وہ چھوٹی ہوتی چلی گئیں۔ کئی ملک آزاد ہوئے اور نئے ملک وجود میں آئے۔ روس کس قدر وسیع رقبہ پر پھیل گیا تھا لیکن اب وہاں بھی آزاد ریاستوں کا قیام ہو گیا ہے۔ یہی تقدیر کسی وقت امریکہ کے ساتھ بھی دہرائی جائے گی۔ اسی طرح جب یہ بڑے ملک محفوظ نہیں تو چھوٹے ملک جو ہیں وہ کس بات پر بھروسہ کر رہے ہیں، ان کی اسمبلیاں کس طاقت پر زُعم کئے بیٹھی ہیں؟ ان کی بھی کوئی حیثیت نہیں، وہ بھی ختم ہو جائیں گی۔ لیکن (-) کے لئے خوشخبری ہے۔ حقیقی (-) کے لئے خوشخبری ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کے لئے خوشخبری ہے کہ مسیح (موعود) کی آمد کے ساتھ (-) نے دنیا کے کناروں تک پھیلنا ہے۔ اور پھیل رہا ہے۔ پس ہماری (-) تو ایک معمولی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ (-) نے غالب آنا ہے۔...... آ کر رہے گا۔ لیکن محبت اور پیار کے پیغام سے اور دعاؤں سے۔ یہی کام ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ باقی خدائی تقدیر کس طرح فیصلہ کرے گی یا کر رہی ہے

یہ جو سب زلزلے، طوفان، تباہیاں ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایک چکر چل رہا ہے۔ غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ (-) کا ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دکھانا ہے۔ کاش کہ (-) بھی اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کا حصہ بننے کے لئے آپ کی جماعت کا حصہ بنیں اور آپ کے مددگار بنیں اور مخالفتیں ترک کر دیں۔ اس زمانے میں بھی جو آفات آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ہیں۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ مخالفتیں تو (-) کر رہے ہیں یا بڑے بڑے لوگ کر رہے ہیں اور آفات سے ہم بیچارے غریب مارے جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود نے ایک جواب دیا ہوا ہے آپ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآنِ شریف بھی یہی فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی تکذیب کی وجہ سے مصر کے ملک پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں۔ جوئیں برسیں، مینڈکیں برسیں، خون برسا اور عام قحط پڑا۔ حالانکہ ملکِ مصر کے دور دور کے باشندوں کو حضرت موسیٰ کی خبر بھی نہ تھی، اور نہ ان کا اس میں کچھ گناہ تھا اور نہ صرف یہ بلکہ تمام مصریوں کے پلوٹھے بچے مارے گئے۔ اور فرعون ایک مدت تک ان آفات سے محفوظ تھا اور جو محض بے خبر تھے وہ پہلے مارے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جن لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے قتل کرنا چاہا تھا ان کا تو بال بھی بیکا نہ ہوا اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن چالیس برس بعد جب وہ صدی گزرنے پر تھی تو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہزاروں یہودی قتل کئے گئے اور طاعون بھی پڑی۔ اور قرآنِ شریف سے ثابت ہے کہ یہ عذاب محض حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی وجہ سے تھا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سات برس کا قحط پڑا اور اکثر اس قحط میں غریب ہی مارے گئے۔ اور بڑے بڑے سردار، فتنہ انگیز جو دکھ دینے والے تھے، مدت تک عذاب سے بچے رہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اس کی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ (-) پکڑے جاتے ہیں۔ اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے ...... (الانبیاء: 45)۔ یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔............

سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے۔ خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدء فساد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اُن قہری نشانوں سے جو حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا، صرف غریب مارے گئے۔ لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو مع اس کے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سنت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کر سکتا''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 165تا167)

ایک اور اقتباس کہ آفتیں کیوں آتی ہیں؟ وہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

''طاعون کے متعلق بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اکثر غریب مرتے ہیں اور امراء اور ہمارے بڑے بڑے مخالف ابھی تک بچے ہوئے ہیں''۔ فرمایا: ''لیکن سنت اللہ یہی ہے کہ (-) اخیر میں پکڑے جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت جس قدر عذاب پہلے نازل ہوئے اُن سب میں فرعون بچا رہا۔ چنانچہ قرآنِ شریف میں بھی آیا کہ ...... (الانبیاء: 45)۔ یعنی ابتدا عوام سے ہوتا ہے اور پھر خواص پکڑے جاتے ہیں۔ اور بعض کے بچانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے آخر میں توبہ کرنی ہوتی ہے یا ان کی اولاد میں سے کسی نے (-) قبول کرنا ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 201-200 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

گذشتہ دنوں چلّی میں بھی ایک زلزلہ آیا ہے۔ اور اس سے دو مہینہ پہلے ہیٹی میں بھی زلزلہ آیا تھا۔

تو چلی میں جو زلزلہ آیا وہ ہیٹی کے زلزلے سے 64 گنا زیادہ طاقتور تھا۔ اور پندرہ لاکھ گھروں کو مجموعی طور پر نقصان پہنچا جن میں سے پانچ لاکھ تو بہت زیادہ تباہ ہوئے ہیں۔ اس زلزلے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زلزلے کی جو ریکارڈڈ ہسٹری ہے اس میں یہ ساتواں خوفناک ترین زلزلہ ہے۔ اس کے بارے میں اور بھی معلومات سائنسدانوں نے دی ہیں۔ مثلاً یہ کہ زلزلے کے اس جھٹکے سے زمینی دن میں 1.26 سیکنڈ فرق پڑا ہے اور اکثر زلزلوں سے اس طرح فرق پڑتے ہیں۔ پھر سائنسدان کہتے ہیں کہ زمین اپنے figure axis جو اس کا مرکز ہے، اس سے تین انچ ہٹ گئی ہے۔ اور یہ figure axis نارتھ ساؤتھ کا axis نہیں ہے جس کے گرد زمین گھوم رہی ہے۔ بلکہ سائنسدان کہتے ہیں کہ figure axis وہ ہے جس پر زمین اپنا توازن قائم کرتی ہے۔ اور ہر زلزلے میں اس میں فرق پڑتا جاتا ہے۔ گویا یہ بھی زمین کو ہٹاتے چلے جانے کی ایک صورت بن رہی ہے۔ پھر برف پگھلنے سے زمین کے ڈوبنے کی جو سائنسدان پیشگوئی کر رہے ہیں وہ ایک علیحدہ آفت ہے، جس نے دنیا کو پریشان کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے زلزلوں کو اپنے نشانوں میں سے ایک نشان قرار دیا ہے۔ کچھ آپ کی زندگی میں آئے۔ اور چلّی میں بھی ایک زلزلہ 1906ء میں آیا تھا جو آپ کی زندگی میں آیا تھا۔ اور چلّی کے اس زلزلے کی خبر جب آپ تک پہنچی تھی تو اس کو بھی آپ نے اپنا ایک نشان قرار دیا تھا۔ یہ سب چیزیں جو ہیں، یہ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ہی ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ معلوم تاریخ کے مطابق 1570ء سے جو ریکارڈ نظر آیا ہے اس کے

مطابق 1835ء تک پانچ زلزلے آئے تھے۔ 1835ء حضرت مسیح موعود کی پیدائش کا سال تھا۔ اور پھر 1835ء کے بعد 1868ء میں ایک زلزلہ آیا۔ پھر آپ کے دعویٰ کے بعد 1906ء کا یہ زلزلہ آیا جس کو آپ نے اپنا نشان فرمایا ہے اور اس کے بعد آج تک پہلے تین سو سال میں تو صرف پانچ ریکارڈ ہوئے تھے۔ اس کے بعد اس سو سال میں آج تک چلّی میں ہی 18 بڑے زلزلے آ چکے ہیں۔ چھوٹے تو وہاں آتے ہی رہتے ہیں۔ بڑے ہی خوفناک زلزلے آ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود چلی کے زلزلے کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں۔ مَیں اقتباس پڑھتا ہوں۔ فرمایا: کہ

’’کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ زمین زیروزبر ہو جائے گی۔ پس وہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں۔ لیکن حال میں 16/اگست 1906ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلّی کے صوبے میں ایک سخت زلزلہ آیا وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا‘‘۔ (اس زلزلے کے بارہ میں بھی پتا لگتا ہے کہ تین دن تک تو ساتھ کے شہروں کو پتا ہی نہیں لگا کہ وہاں اتنی زیادہ تباہی ہوئی ہے)۔ فرماتے ہیں کہ:

’’جس سے پندرہ بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوئیں۔ اور دس لاکھ آدمی اب تک بے خانماں ہیں۔ شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ نہ صرف پنجاب کا۔ اور اس نے تمام دنیا کے لئے یہ خبریں دی ہیں نہ صرف پنجاب کے لئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خداتعالیٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا کے کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے۔ مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی‘‘۔

پھر فرمایا کہ:

’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں بھی آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتا نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پَر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ...... (بنی اسرائیل: 16) (یعنی ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک ہم وہاں کوئی نبی مبعوث نہ کرلیں۔ اور مسیح (موعود) تو ساری دنیا کے لئے آئے ہیں)۔ فرمایا:

’’اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے؟ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے‘‘۔ اور اس کے آگے ہی حضرت مسیح موعود کا وہ اقتباس بھی ہے جو اکثر پڑھا جاتا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ:

’’اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پَر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ نمبر267 تا269)

..........اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے اور سمجھ دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کو پہچاننے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچیں۔ ہمیں بھی (-) کا حقیقی پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستے میں ہر مشکل اور تکلیف ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہو نہ کہ خوفزدہ ہو کر ہم اپنے کاموں سے رک جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم عطاء النور صاحب

چلی کے زلزلہ نے زمین کو اپنے ایکسس سے ہلا دیا

27 فروری 2010ء کو جنوبی امریکہ کے ملک چلی میں آنے والا زلزلہ دنیا کے 10 سب سے ہولناک زلزلوں میں شمار کیا جا چکا ہے اور 2004ء کے سماٹرا کے زلزلہ کے بعد اب تک کا سب سے بڑا زلزلہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر تقریباً 9.0 ریکارڈ کی گئی جس نے سارے شہر کو زیروزبر کر دیا۔ یہاں تک کہ چلی کا صدارتی محل بھی اس سے محفوظ نہ رہا۔ اس زلزلے کو اور بھی زیادہ مقبولیت اس وقت ملی جب سائنسدانوں نے اس امر کا انکشاف کیا کہ اس زلزلہ سے زمین نے اپنا توازن کھو دیا ہے۔ اور وہ اپنے ایکسس سے 8 سینٹی میٹر یا 3 انچ ہل گئی ہے۔ جس نے دن کی طوالت میں 1.26 مائکروسیکنڈز کی کمی برپا کی ہے۔ آسان مضمون میں اگر بیان کیا جائے تو اسے "آئس سکیٹ ایفکٹ" کہیں گے۔ یعنی جس طرح ایک برف پر کرتب دکھانے والا جب اپنے دونوں قدموں پر گول گھومتا ہے تو اس کے گھومنے کی رفتار اس وقت تیز ہو جاتی ہے جب وہ اپنے بازوؤں کو اپنی طرف سکیڑتا ہے اور جب وہ انہیں باہر کی جانب پھیلاتا ہے تو اسکی رفتار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح اس زلزلہ سے کئی سو کلومیٹرز زمین باہر کی جانب پھیلی ہے جس نے چلی کی سطح کو 2 میٹر یا 6 فٹ بلند کیا ہے۔ اس تبدیلی سے زمین کی رفتار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس سے قبل 22 مئی 1960ء میں جنوبی چلی میں ہی آنے والا زلزلہ 9.5 اب تک کا سب سے زیادہ شدت والا زلزلہ شمار کیا جاتا ہے

چشمِ ظاہر بیں کو جو اچھا لگا
پاس آ کر حُسن زائل کر گیا
حسنِ باطن دیکھ کر چاہا جسے
قربتوں سے اور قائل کر گیا

مبشر احمد محمود

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم محمد جمیل صاحب نائیس ٹیلرز ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے خاکسار کے بیٹے مکرم بشارت الٰہی جمیل صاحب اسسٹنٹ پروفیسر ایف سی کالج یونیورسٹی لاہور اور مکرمہ حفصہ بشارت صاحبہ کو مورخہ 6 فروری 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور انور نے بچی کا نام نگارش جمیل عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی حضرت میاں فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم رشید احمد گھمن صاحب ڈپٹی جنرل مینیجر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و عمر والی، نیک، لائق اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم بشارت الٰہی جمیل صاحب جی سی یونیورسٹی لاہور سے Ph.D کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامیابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے کزن مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم کرم رسول صاحب خلیل آباد مصطفیٰ فارم ضلع عمرکوٹ مورخہ 27/اپریل 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اس لئے مورخہ 28/اپریل 2010ء کو ان کی میت ربوہ لائی گئی اور اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت نے دعا کروائی۔ آپ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور خلافت احمدیہ کے ساتھ تادم آخر پورے اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ رہے۔ جماعتی کاموں کا بہت شوق تھا جب تک جلسہ سالانہ اور تنظیمی اجتماعات ہوتے رہے باقاعدہ ان میں شامل ہوتے رہے۔ اسی طرح بہت ساری مجالس شوریٰ میں بھی ان کو اپنی جماعت کی نمائندگی کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1973ء سے لے کر آخری بیماری تک مختلف تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق بھی ملی۔ آپ نے اپنی چار سالہ بیماری میں بہت ہی صبر وحوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے سوگواران میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے، 3 بیٹاں نیز متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں ایک بیٹے مکرم شمیم احمد صاحب معلم وقف جدید کے طور پر خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں اور بیٹیوں میں سے ایک بیٹی مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ کے شوہر مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بے حساب بخش دے اور اپنے پیاروں کے قرب میں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سرور بیگم صاحبہ گزشتہ ماہ سے بوجہ خرابی پیٹ، ہائی بلڈ پریشر اور گردن و جوڑوں میں درد کے باعث شدید علیل ہیں۔ کھانا وغیرہ بالکل ہضم نہیں ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے کافی کمزوری لاحق ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

۞ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

اختر شیرانی

اردو کے نامور شاعر اختر شیرانی 4 مئی 1905ء کو پیدا ہوئے۔ اختر شیرانی کا اصل نام محمد داؤد خان تھا۔

اختر شیرانی نے ابتدائی تعلیم ٹونک میں حاصل کی۔ 1920ء میں لاہور آ گئے۔ جہاں آپ کے والد حافظ محمود شیرانی اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ اختر نے لاہور میں اورینٹل کالج میں داخلہ لیا اور 1921ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1922ء میں ادیب فاضل کا۔ مگر والد کی خواہش اور کوشش کے باوجود مزید کوئی امتحان پاس نہ کر سکے۔ اختر شیرانی کو شعر گوئی کا شوق بچپن سے تھا۔ لاہور کے اس قیام نے اس شوق کو مزید جلا بخشی۔ پہلی نظم جوگن 1924ء میں شائع ہوئی۔ اس نظم نے اختر کو ہندوستان گیر شہرت عطا کی۔ شعر وشاعری کے علاوہ اختر شیرانی نے مختلف رسائل وجرائد میں مضامین نگاری کا بھی آغاز کیا۔ پھر مختلف رسائل کی ادارت بھی کی۔ سب سے پہلے وہ چند ماہ کے لئے ہمایوں کے مدیر رہے پھر چند ماہ انتخاب کی ادارت کی۔ 1928ء میں اختر جاری کیا۔ مگر یہ دونوں پرچے ناکامی کا شکار ہوئے۔ 1941ء میں مولانا تاجور نجیب آبادی کے پرچے شاہکار کی ادارت سنبھالی۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس سے بھی علیحدگی اختیار کر لی۔

اختر شیرانی نے اپنے کلام میں بڑے حسین و دلکش موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ ''اعتراف'' ''ترانہ'' وغیرہ منظومات اپنے موضوعات کے اعتبار سے بالکل انوکھی نظمیں ہیں۔ پھر انہوں نے محض موضوع ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بحروں کا انتخاب بھی نئے انداز میں کر کے ان کی روانی اور دلکشی میں اضافہ کر دیا ہے اور خوبی یہ ہے کہ ان نظموں میں معنویت و مفہوم خوش آہنگی پر کہیں قربان نہیں ہونے پاتا۔ جہاں تک اسلوب بیان کا تعلق ہے۔ اختر کو نہ صرف زبان پر قدرت ہے بلکہ ان کے انتخاب الفاظ، تراکیب، تشبیہات واستعارات میں اکثر جدت وخوش آہنگی بھی پائی جاتی ہے اور واضح معنویت بھی۔ عالم جوانی ہی سے اختر شیرانی کو شراب نوشی کی لت پڑ چکی تھی۔ جس نے ان کے دل، دماغ اور دوسرے اعضاء پر بہت برا اثر ڈالا۔ جس کے باعث اعلیٰ پایہ کا شاعر صرف 43 برس کی عمر میں 9 ستمبر 1948ء کو انتقال کر گیا۔ اختر کی شاعری کے آٹھ مجموعے صبح بہار، اخترستان، لالہ طور، طیور آوارہ، شہناز، پھولوں کا گیت، نغمہ حرم اور شہنور شائع ہو چکے ہیں۔ نثری مجموعوں کے نام آئینہ خانے، جامع الحکایات دھڑکتے دل اور وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھے ہیں۔

☆......☆......☆

الفضل اور کراچی کے احباب

۞ مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے ششماہی =/1050 روپے ☆ سہ ماہی =/525 روپے اور خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت =/130 روپے 25ML =/500 روپے 120ML
GHP-403/GH: جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر واعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔
GHP-406/GH: گردے ومثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا
GHP-419/GH: بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا
GHP-450/GH: پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج
GHP 455/GH: (گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا
GHP-555/GH GHP-444/GH: مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

بے نظیر قتل کیس، رحمٰن ملک اور بابر اعوان سے تفتیش نہیں ہوگی

صدر آصف علی زرداری نے بے نظیر بھٹو کے قتل کی تحقیقات کرنے والے حکام کو وزیر داخلہ رحمٰن ملک اور وزیر قانون بابر اعوان سے تفتیش نہ کرنے کی ہدایت کی ہے جبکہ ایوان صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے کہا ہے کہ اس وقت جوڈیشل کمیشن کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے ''دی نیوز'' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ صدر زرداری نے پارٹی رہنماؤں سے مشاورت اور تجاویز کے بعد ان دو وزراء کا نام شامل نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسے پارٹی فیصلہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ بی بی کے قتل کے حوالے سے اقوام متحدہ کے کمیشن کی رپورٹ کے نتائج سے مطمئن ہونے کے بعد پارٹی کے شریک چیئر پرسن اور پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ رپورٹ میں جن سیکیورٹی حکام یا حکومتی اہلکاروں کا لائق تعزیر ہونے کی نشاندہی کی گئی ہے ان سے تفتیش کی جائے۔

بھائی بن کر رہنے میں بھلائی، دشمنی میں بربادی ہے

عوامی نیشنل پارٹی سندھ کے صدر شاہی سید نے کہا ہے کہ اگر کراچی میں کوئی بھائی بن کر رہے گا تو ہم بھائی بن کر رہیں گے۔ عزت دو گے تو عزت دیں گے۔ اگر بے عزتی کرو گے تو پھر کراچی کو 1974ء والی پوزیشن بلکہ اس سے بھی پیچھے لے جائیں گے۔ بھائی بن کر رہنے میں بھلائی اور دشمنی میں بربادی ہے، اب اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے، خیبر پختونخواہ پختونوں کا ہے، ہزارہ والے سازشوں سے بچیں۔ ہم نے کبھی نئے صوبے کی بات نہیں کی۔ انگریزوں کے دیئے گئے غلامانہ نام کی تبدیلی کی پرامن پارلیمانی جدوجہد کی۔ پختون پرامن ہیں۔

حکومت پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ فی الفور واپس لے

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ فی الفور واپس لیا جائے تاکہ عوام کی مشکلات میں کمی آ سکے، پٹرولیم مصنوعات میں اضافے سے مہنگائی کا سیلاب آ جائے گا، قیمتوں میں اضافے سے غربت اور بیروزگاری بڑھے گی، حکومت عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ نہ کرے۔

اوگرا کا کردار ختم کرنے کی حکومتی تجویز

سپریم کورٹ آف پاکستان کے نام جوڈیشل کمیشن کی تجاویز پر وزارت پٹرولیم نے اکنامک کوآرڈینیشن کمیٹی کا اجلاس طلب کر لیا تاکہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا تعین کرنے کے اوگرا (آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی) کے کردار کو فوری ختم کیا جا سکے تاکہ آئل مارکیٹنگ کمپنیاں اور آئل ریفائنریاں ایکس ریفائنری پرائس اور ایکس ڈپو پرائس مقرر کر سکیں۔ ای سی سی کی جانب سے اس تجویز کی کلیئرنس کے بعد اوگرا پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا تعین نہیں کرے گی۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 4 مئی

طلوع فجر	3:52
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:52

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
☎ 042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جنوتھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

Akseer-I- Cholesterol
اکسیر کولیسٹرول
ایک ایسی منفرد دوا ہے جس کے استعمال سے اللہ کے فضل کے ساتھ کولیسٹرول کنٹرول میں رہتا ہے۔ اس کا لگاتار استعمال کرنا چاہیے۔
قیمت 60/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

MJ میاں غلام رسول جیولرز
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کر کے تیار کر کے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن 0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمومن 0346-7434015

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
✪ ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
✪ وزٹ ویزہ اور ایمگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtieztravels@hotmail.com

دلہن جیولرز
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
فرخ لقمان
0302-8411770
042-5162310
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

MBBS in China
With PMDC
➔Xian Jiaotong University
Affiliated with PMDC approved by
W.H.O & Govt. Of China.
➔Southeast University.
->No need to take any test in Pakistan due to PMDC.
->Admissions are open for September / October.
->Very appropriate tuition fee.
English Medium.
->No Bank Statement, No IELTS / TOEFL
->Pay fee upon arrival to the University.
->Excellent environment for female Students.
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35177124 /35162310/ 0302-8411770.

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

FD-10

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئن اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 042-7700448-7725205

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4292793 فون رہائش: 052-4592316
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk